کہلانے کی خاطر۔ دنیا کا خطرناک سے خطرناک اقدام کرنے سے نہیں چوکتے
دوست احباب کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ خاص خاص احبابوں اور
ان کی بیویوں سے میرا تعارف کرا چکے ہیں۔ یہ وہ کے حامی ہیں نہ
مخالف۔ موقعہ کے لحاظ سے عمل کرنیوالے ہیں۔ مجھے امید ہے
کہ تم سنتے ہی کہو گی۔ بہن تیرا وہ تو ابن الوقت ہے۔ خواہ تم
کچھ کہو۔ تم جانے تمہارا ایمان۔ لیکن محمودہ جن جن سے ابھی تک
میرا تعارف ہوا ہے وہ عجائب مخلوق سے کم نہیں۔ ایک صاحب ہیں
جن کی شادی مجھ سے دو ماہ قبل ہوئی ہے۔ بہت اچھے ظاہردار
فاسد فیشن ایبل ہیں۔ ان کی بیگم صاحبہ بھی بہت اچھے دوست ثابت
ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور ایک صاحب ہیں۔ جن کی بیگم صاحبہ
کثیر الاولاد ہیں۔ اور کچھ ایثار پسند ہیں۔ ایک اور بزرگ
ان کی بیگم صاحبہ ہیں جو بہت قابل ذکر ہیں۔ اور ان سے کچھ
رشتہ داری بھی ہے۔ وہ بیگم صاحبہ مجھ پر بہت عنایت فرماتی ہیں۔
اور طبیعت نہایت بیساختہ پائی ہیں۔ مجھے ہر وقت نت نئے
فیشن کے گر سکھایا کرتی ہیں۔ یا الفاظ دیگر بہکایا کرتی ہیں۔
اتفاق سے ہمارے میاں کو بعض مرتبہ بہت غیرت ہوا کرتی ہے
مگر کیا کریں۔ رشتہ داری بڑی بلا ہے۔ ان کو دیکھتے ہی ہمارے
میاں کے اوسان خطا ہو جاتے ہیں۔ میری منتیں کرنے لگتے ہیں
دیکھو خدا کے واسطے یہ پٹی ساڑی مت باندھو، ٹیڑھی مانگ
مت نکالو۔ ان کے بہکانے میں مت آؤ۔ دیکھو میری طرف مجھ پر رحم کرو
[illegible] میں اب بی بی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہونگا۔ اس پر وہ بی بی صاحبہ
فرماتی ہیں۔ کیوں میاں غیر مردوں کے سامنے نکلنا عیب نہیں۔
کہ اپنا [illegible] بہن۔ بی بی وہ اپنی نئی ماں کو کہتے ہیں۔

نئی ماں سے یہ مراد نہیں کہ ان کے والد کوئی عقد ثانی کئے ہیں
کیونکہ ان کے والدین کا سایہ کمسنی میں سر سے اٹھ گیا۔ اب
شادی کے کوئی چند ماہ قبل اچانک جیسا کہ اسٹیشن ہوا کرتا ہے
ایک منہ بولی ماں کتم عدم سے عالم وجود میں بصد ت افروز ہیں
پیاری محمودہ۔ بی بی کا ڈر بلائے بے درماں ہے خدا نجات
دے۔ معاف کرو بہن خط بہت طویل ہو گیا۔ آئندہ اور حالات
سے مطلع کرونگی۔ فقط تمہاری دور افتادہ

رضیہ سلطانہ

سالنامہ منادی سنہ ۱۳۶۵ میلادی

(مہدوی فرقہ کے اصول اور حالات)

از نواب بہادر یار جنگ بہادر

یہ فرقہ حضرت سید محمد جونپوری (علیہ السلام) کو مہدی موعود آخر الزماں
مانتا ہے۔ اور اب مہدی آخر الزماں کی بعثت کا منتظر نہیں ہے۔
مسئلہ مہدویت کے سوا اس کے تمام عقاید و اعمال اہل سنت
والجماعت کے مطابق ہیں۔ سوائے بعض مسائل کے دیگر تمام امور
میں اس فرقہ کے لوگ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کی تقلید پر عمل کرتے
ہیں۔ مسئلہ مہدویت کے متعلق ان کا یہ اعتقاد ہے کہ بعثت مہدی
علیہ السلام احادیث متواتر المعنیٰ سے ثابت ہے۔ اس لئے یہ لوگ
سید محمد جونپوری (علیہ السلام) کی مہدویت کے منکر کو احادیث
متواتر المعنیٰ کا منکر ہونے کا فر سمجھتے ہیں۔ لیکن اس سے وہ کفر مراد
نہیں ہے۔ جو کسی کو اسلام کو خارج کر دے۔ اس فرقہ کے نزدیک
ایمان کے بھی مدارج ہوتے ہیں اور کفر کے بھی مدارج ہیں گویا کہ یہ

کفر و دنا کفر کے قابل ہیں۔ اسی سبب سے مہدوی کسی دوسرے مسلمان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ اور اصحاب طریقت کی طرح اس فرقہ کے نزدیک بھی دار دنیا میں سر کی آنکھوں سے دیدار ذات الٰہی ممکن ہے اس دیدار کی طلب پر ہر مہدوی پر لازم ہے۔ چونکہ یہی طلب دیدار خدا اس فرقہ کا مقصد حیات ہے اس لئے اس کی تکمیل کی غرض سے وہ ذکر الٰہی (دوام)، ترک حب دنیا، توکل۔ ہجرت از وطن، صحبت صادقان اور عزلت کو بھی اپنے اوپر فرض سمجھتے ہیں۔ اس سے مراد رہبانیت نہیں ہے۔ رہبانیت کی نسبت ان کا بھی یہی مذہب ہے

لا رہبانیت فی الاسلام۔

حضرت سیّد محمد جونپوری

(مہدی موعود آخر الزمان)

آپ سادات بنی فاطمہ سے تھے ۸۴۷ھ میں ۱۴ جمادی الاوّل کو دوشنبہ کے دن بمقام جونپور پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا اسم گرامی سید عبداللہ اور خطاب سید خاں تھا اپنے عہد کے مشہور عالم باعمل حضرت شیخ دانیال سے علوم متداولہ کی تکمیل و تحصیل کی۔ موافق و مخالف تمام مورخ متفق ہیں کہ سات سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ فرمایا اور بارہ ۱۲ سال کی عمر میں تمام علوم و فنون و معقول و منقول سے فراغت حاصل کی۔ اور اسی عمر میں جونپور کے علمانے آپ کو اسد العلماء کے لقب سے یاد کیا۔ بچپن ہی سے کچھ ایسے حالات و واردات آپ سے ظاہر ہوتے رہے کہ عالم شباب میں کسی کو بھی آپ کے ولی کامل ہونے میں شک نہ تھا۔ مجلس وعظ کی شہرت اطراف و جوانب میں پھیلی ہوئی تھی اور اس قدر ہجوم ہوتا کہ لوگ درختوں اور مکانوں کی چھت پر چڑھ جاتے۔ سلطان حسین شرقی والی جونپور اکثر اس مجلس میں دار ا کرتا جر گوڑہ کے راجہ دلپت رائے کا باجگذار تھا۔ حضرت نے ایک روز وعظ میں مومنین کے ساتھ حضرت رب العزت وعدۂ نصرت کا ذکر فرمایا۔ اور سلطان حسین کو ترغیب جہاد دی۔ اور خود بھی اپنے مریدین و معتقدین کے ساتھ اس جہاد میں شرکت کی۔ رائے دلپت آپ کے ہاتھ سے قتل ہوا۔ اور جب اس کا قلب سینہ سے کٹ کر گرا تو آپ نے اس پر اس بت کے نقوش کا مشاہدہ فرمایا۔ جس کی وہ پرستش کرتا تھا اسی وقت آپ پر جذبۂ حق طاری ہوا۔ جب باطل کی پرستش اپنے لئے گھر سے نقوش چھوڑ سکتی ہے تو خدا کی رضامندی میں جینا کس قدر خوشگوار ہو سکتا ہے یہ حالت جذبہ ۱۲ سال تک جاری رہی جن میں سے سات سال ایسے گذرے کہ آپ اذاں کی آواز پر بیدار ہوتے ہیں نماز نہایت اہتمام کے ساتھ ادا فرماتے ہیں اور پھر مست و مستغرق ہو جاتے ہیں۔ ۸۸۷ھ میں جبکہ آپ سے اسی مستی و استغراق کی کیفیت بالکل رفع ہو چکی تھی آپ نے دعوۂ مہدویت فرمایا اور اسی زمانے میں جونپور سے ہجرت کی اور کالپی چندیری چاپانیر (جو اس وقت شاہان گجرات کا دار السلطنت تھا) مانڈو (پایہ تخت سلاطین) مالوہ دولت آباد احمد نگر۔ بیدر۔ گلبرگہ اور بیجاپور ہوتے ڈابول بندر پہنچے اور حج بیت اللہ کا قصد فرمایا۔ خانۂ کعبہ میں رکن و مقام کے درمیان استادہ ہو کر اپنے دعوۂ مہدویت کا اعلان کیا۔ اور وہاں سے واپس آکر پھر گجرات و کاٹھیاواڑ کے علاقہ میں اپنے دعوے کی تبلیغ کی جب آپ سے آپ کے مذہب کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا۔ مذہب ما کتاب و اتباع سنت رسول اللہ

آپ نے کبھی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ ہمیشہ فرماتے اِنّی عبداللہ تابع رسول اللہ۔ میں خدا کا بندہ اور رسول کا تابع ہوں ۔ ۹۰۱ھ میں بہ مقام بڑلی آپنے دعویٰ مہدویت کی دوبارہ وتجدید تاکید کی اور اسی سلسلے میں سلاطین گجرات کے نام دعوت نامہ لکھے اور اس میں تحریر فرمایا کہ میں خدا کے حکم سے دعویٰ مہدیت موعود کرتا ہوں ۔ اور اپنے اس دعوے پر اتباع کلام اللہ اور اور پیروی سنتِ رسول اللہ کو گواہ رکھتا ہوں ۔میرے اس دعوے کی تحقیق کرو۔ اور جس طرح مجھے چاہتے ہو آزماؤ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ میں جھوٹا اور مفتری ہوں تو مجھے قتل کرو تاکہ خلقِ خدا گمراہی سے بچے ۔ ورنہ مجھ پر ایمان لاؤ کیونکہ اب مجھ پر میری اطاعت ہو چکی ہے ۔ من اتبعنی فھو مومن ، آپنے اس دعوت کے راستہ میں بڑی بڑی مصیبتیں سہیں ۔ پچاسوں مقامات سے آپ کا اخراج ہوا ۔ کئی کئی روز کی فاقہ کشی رہی لیکن کبھی اپنے دعوے سے منہ نہ موڑا اور اسی طرح گجرات سے سفر کرتے ہوئے پنجاب اور بلوچستان سے ہو کر قندھار پہونچے اور وہاں سے خراساں کا قصد تھا کہ راستہ میں فراح نامی ایک مقام پر داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ ۱۹ ذیقعدہ ۹۱۰ھ قندھار و فراح کے حکام و علماء نے آپ کا پوری طرح امتحان کیا اور آپکے دعوے کی تصدیق کی ۔ آج بھی فراح میں آپکا مزار باقی مرجع خلائق ہے ۔